Regd No. L. 5254 — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

لاہور

روزنامہ

تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور

خطبہ نمبر ۴۷ — ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ

سالانہ	۲۴ روپے
ششماہی	۱۳ "
سہ ماہی	۷ "
ماہوار	۲½ "

یوم ۔ جمعہ

فی پرچہ ۱

۱۳ ربیع الاول ۱۳۷۱ھ

جلد ۵/۳۹ | ۱۴ فتح ۱۳۳۰ ہش | ۱۴ دسمبر ۱۹۵۱ء | نمبر ۲۸۷

یوگوسلاویہ کے جانشین کا فیصلہ نہیں ہو سکا

سلامتی کونسل کی تیسری نشست تا حال خالی ہے

پیرس ۱۳ دسمبر۔ آج جنرل اسمبلی کو سلامتی کونسل میں یوگوسلاویہ کے جانشین کا معاملہ آئندہ ہفتہ تک پھر ملتوی کرنا پڑا۔ مقابلہ یونان اور بائلو رشیا میں ہے۔ اب تک پندرہ مرتبہ رائے شماری ہو چکی ہے۔ لیکن فیصلہ تا حال نہیں ہو سکا ہے کیونکہ دونوں میں سے کوئی بھی اسمبلی کی دو تہائی اکثریت کی حمایت حاصل نہیں کر سکا۔

مجاہدین احمدیت کی روانگی

لنڈن ۱۳ دسمبر (بذریعہ تار) مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل معہ اہل و عیال بحری جہاز کے ذریعہ سیرالیون روانہ ہو گئے ہیں۔ اسی طرح لبنان میں جماعت احمدیہ کے مبلغ پاکستان واپس آنے کے لئے ہوائی جہاز کے ذریعہ کراچی روانہ ہو چکے ہیں۔

احباب ہر دو کے بخیر و عافیت اپنی اپنی منزل مقصود پر پہونچنے کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۱۲ دسمبر۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خاں صاحب کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ صرف ضعف کی شکایت ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

گفتگوئے مصالحت کو ناکامی سے بچانے کی کوشش

ڈاکٹر گراہم نے ابھی ہمت نہیں ہاری

پیرس ۱۳ دسمبر۔ سلامتی کونسل کے نمائندہ کشمیر ڈاکٹر گراہم نے اپنی مصالحت کی کوششوں کو ناکامی سے بچانے کے لئے ہندوستان اور پاکستان کے نمائندوں سے پھر علیحدہ علیحدہ بات چیت شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کا کہنا ہے کہ ذمہ دار حلقوں سے پتہ چلا ہے۔ کہ پہلے بات چیت ماہروں کے درمیان شروع ہوگی۔ اس کے بعد ڈاکٹر گراہم ہندوستان و پاکستان کے وفدوں کے قائدین کے ساتھ دوبارہ مشورہ کریں گے۔

جنوبی افریقہ نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے عارضی طور پر علیحدگی اختیار کر لی

کیپ ٹاؤن ۱۳ دسمبر۔ جنوبی افریقہ کی حکومت نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے عارضی طور پر علیحدگی اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس نے اپنے وفد کو پیرس میں اطلاع دے دی ہے کہ وہ تا اطلاع ثانی جنرل اسمبلی کی کارروائی میں حصہ نہ لے۔ یہ اقدام دو باتوں کے خلاف احتجاج کے طور پر کیا گیا ہے۔ ایک تو یہ کہ اقوام متحدہ کی نگران کمیٹی نے جنوبی افریقہ کے بالمقابل بعض قبیلوں کے نمائندوں کو اپنا نقطہ نظر پیش کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ دوسرے یہ کہ نگران کمیٹی نے جنوب مغربی افریقہ کے متعلق جنوبی افریقہ کے دعوے کے بارے میں نامناسب رویہ اختیار کیا ہے۔ جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم ڈاکٹر ملان نے کل رات یہاں جنرل اسمبلی سے عارضی علیحدگی کے فیصلے کا اعلان کرتے ہوئے کہا جب تک نگران کمیٹی جنوب مغربی افریقہ کے بارے میں مناسب رویہ اختیار نہیں کرے گی۔ جنوبی افریقہ کے نمائندے اس کی کارروائی میں کوئی حصہ نہیں لیں گے۔ انہوں نے اس فیصلے کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جنوبی افریقہ جنرل اسمبلی سے مستعفی ہو گیا ہے۔ اس کی علیحدگی محض عارضی ہے۔ اور وہ بھی نگران کمیٹی کے رویہ کے خلاف احتجاج کے طور پر ہے۔ سیاسی کمیٹی میں اس کے نمائندے تخفیف اسلحہ اور کوریا کی بحثوں میں بدستور حصہ لیتے رہیں گے۔ نگران کمیٹی نے پچھلے دنوں ایک قرارداد منظور کی تھی۔ جس میں جنوبی افریقہ سے مطالبہ کیا گیا تھا۔ کہ وہ جنوب مغربی افریقہ کے بارے میں اقوام متحدہ کی بالادستی تسلیم کرے۔ نیز یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ اس قضیہ کو بین الاقوامی عدالت میں پیش کیا جائے۔ پیرس میں اقوام متحدہ کے حلقوں نے اس فیصلے پر کڑی نکتہ چینی کی ہے۔

بیروت ۱۳ دسمبر۔ لبنان نے شام کی نئی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔

مصری تنازعہ کا حل تلاش کرنے کیلئے برطانیہ نے نئی تجاویز پیش کر دیں

لنڈن ۱۳ دسمبر۔ مصری تنازعہ کی نازک صورت حال پر غور کرنے کے لئے برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چرچل نے آج اپنی پوری کابینہ کا اجلاس طلب کیا ہے۔ کل انہوں نے اس مسئلہ پر بات چیت کرنے کے لئے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن سے بھی ملاقات کی تھی۔ اس ملاقات کے بعد مسٹر ایڈن نے مصری تنازعہ کو حل کرنے کے سلسلہ میں برطانیہ کی نئی تجاویز مصری سفیر کے حوالے کیں۔ سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ ان تجاویز کی وجہ سے مصر نے برطانیہ کے ساتھ آئندہ تعلقات کے متعلق اپنے فیصلہ کا اعلان فی الحال ملتوی کر دیا ہے۔ مصر کے مرکزی ایوان تجارت نے برطانوی مال کا بائیکاٹ کرنے اور ہر قسم کا تجارتی تعلق منقطع کرنے کے سلسلے میں تفصیلی ہدایات کا اعلان کیا ہے۔ ان کی روشنی میں دیگر ایوان ہائے تجارت ان برطانوی اداروں کی فہرست شائع کریں گے جن کے ساتھ کوئی تجارت نہیں کی جائے گی۔ ان غیر ملکی کمپنیوں اور اداروں کا بھی بائیکاٹ کیا جائے گا۔ جو کسی نہ کسی رنگ میں مصر کے اندر برطانوی اشیا کی تجارت کو فروغ دینے کی کوشش کریں گے۔

تازہ اطلاعات سے پتہ چلا ہے کہ مسٹر ایڈن نے جو نئی تجاویز پیش کی ہیں۔ ان میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ برطانی حکومت اس معاملے میں مصر کا نقطہ نظر تسلیم کرتی ہے۔ اور اس بارے میں بالکل نئے سرے سے بات چیت کرنے کو تیار ہے۔ لیکن وہ مصر کو ۱۹۳۶ء کا معاہدہ منسوخ قرار دینے میں حق بجانب نہیں سمجھتی۔

لاہور ۱۳ دسمبر۔ اقوام متحدہ کی تعلیمی سائنسی اور ثقافتی انجمن کے تین ماہرین کا ایک مشن اس مہینے کے وسط میں پنجاب آ رہا ہے۔ یہ مشن پنجاب میں ۲ مہینے قیام کرے گا۔ اور صوبائی افسروں کو دیہات میں تعلیمی نظام کے ایک خاص منصوبے سے روشناس کرائے گا۔

حکومت کینیڈا کا عطیہ

کراچی ۱۳ دسمبر۔ کولمبو پلان کے تحت پاکستان میں سیمنٹ کا ایک کارخانہ قائم کرنے کے لئے کینیڈا کی حکومت نے ۱۳۰۰۰۰۰ روپیہ عطیہ کے طور پر دیا ہے۔ یہ کارخانہ میانوالی میں داؤد خیل کے مقام پر قائم کیا جائیگا نقشوں اور زمین کی پیمائش کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ خیال ہے ایک سال کے اندر اندر تعمیر کا کام بھی شروع ہو جائیگا۔ کولمبو پلان کے تحت اتنی ہی رقم ٹیوب ویل لگانے تھل کے علاقہ میں مشینری خریدنے اور دیگر ترقی کے کاموں میں خرچ کرنے کے لئے پیش کی گئی ہے۔ اس سے قبل نیوزی لینڈ آسٹریلیا اور کینیڈا کی حکومتیں تھل میں مویشیوں کی افزائش نسل کا ایک مشترکہ فارم کھولنے کا فیصلہ کر چکی ہیں۔ یہ فارم ۷ ہزار ایکڑ رقبہ میں کھولا جائے گا۔ اور مشترکہ نظام کے تحت کام کرے گا۔

مجلس دستور ساز کی خالی نشست کیلئے

مسٹر محمد علی کی نامزدگی

کراچی ۱۳ دسمبر۔ آج مسلم لیگ کے مرکزی پارلیمانی بورڈ نے اپنے ایک اجلاس میں مجلس دستور ساز کی ایک خالی نشست کے لئے وزیر خزانہ مسٹر محمد علی کی نامزدگی منظور کر لی ہے۔ مسٹر محمد علی منتخب ہونے پر اس نشست کو پُر کریں گے جو شیخ کرامت علی صاحب کی وفات کی وجہ سے خالی ہوئی ہے۔

سلامتی کونسل کا اجلاس

پیرس ۱۳ دسمبر۔ اقوام متحدہ میں اٹلی کی شمولیت کے متعلق جنرل اسمبلی نے جو سفارشات کی ہیں۔ ان پر غور کرنے کے لئے اس مہینے کی ۱۸ تاریخ کو سلامتی کونسل کا اجلاس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

طوفان کی وجہ سے ۵۵۲ افراد ہلاک ہوئے

منیلا ۱۳ دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ فلپائن میں پچھلے دنوں ہوا کا جو شدید طوفان آیا تھا اس کی وجہ سے ۵۵۲ افراد ہلاک ہوئے۔ یہ طوفان جزیرہ کامگین میں آتش فشاں پہاڑ کے پھٹنے کے بعد آیا تھا۔ اب یہ شمال کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ ہواؤں کی رفتار ۵۰ میل فی گھنٹہ بتائی جاتی ہے۔

پاکستان کی کرکٹ ٹیم انگلستان جائیگی

کراچی ۱۳ دسمبر۔ ایم سی سی نے پاکستان کی کرکٹ ٹیم کو ۱۹۵۴ء میں انگلستان آنے کی دعوت دی تھی۔ پاکستان کرکٹ کنٹرول بورڈ نے یہ دعوت قبول کر لی ہے۔ اور اپنے اس فیصلہ سے ایم سی سی کو مطلع کر دیا ہے۔ پاکستانی ٹیم کا دورہ اس سال مئی کے وسط میں شروع ہو کر ستمبر کے وسط تک جاری رہے گا۔

ملاقات عام نہیں ہوگی

لاہور ۱۳ دسمبر۔ پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے ہونے والے اجلاس کے پیش نظر ۱۵ دسمبر ۱۹۵۱ء کو پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خان دولتانہ کے مکان پر ملاقات عام نہیں ہوگی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کے ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

ہمسایہ کے ساتھ حسنِ سلوک

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مازال جبریل یوصینی بالجار حتی ظننت انہ سیورثہ (بخاری)

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جبریل نے مجھے ہمسایہ کے متعلق خدا کی طرف سے بار بار اتنی تاکید کی ہے۔ کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ شائد وہ اسے وارث ہی قرار دے دے گا۔

تشریح۔ ہمسائے بھی تمدنی سوسائٹی کا اہم حصہ ہوتے ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمسایوں کے ساتھ حسن سلوک کی سخت تاکید فرمائی ہے۔ حق یہ ہے کہ جو شخص اپنے ہمسایہ کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتا وہ دراصل انسان کہلانے کا حقدار ہی نہیں۔ کیونکہ انسان ایک متمدن مخلوق ہے۔ اور ہمسائیت۔ تمدن کا ایک لازمی اور ضروری حصہ ہے۔ پس باہمی تعلقات کی بہتری اور مضبوطی کے لئے اسلام حکم دیتا ہے کہ ہمسایوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے۔ اور اس حکم میں اس قدر تاکید کا پہلو اختیار کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جبریل نے مجھے اس بارے میں اس طرح تکرار اور تاکید کے ساتھ کہا کہ میں نے خیال کیا کہ شائد ہمسایہ کو وارث ہی بنا دیا جائے گا۔ اس تاکیدی حکم کے پیش نظر ہر سچے مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے ہمسایوں کے ساتھ محبت اور احسان کا سلوک کرے۔ اور ان کے دکھ سکھ میں شریک ہو۔ اور ان کی غیر حاضری میں ان کے بیوی بچوں کا خیال رکھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہمسایوں کے ساتھ حسن سلوک کا اتنا خیال تھا کہ آپ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی اس کی تاکید فرماتے تھے۔ چنانچہ ایک دوسری حدیث میں آپ فرماتے ہیں۔ کہ جب تم گھر میں گوشت وغیرہ پکاؤ تو شوربہ زیادہ کر دیا کرو۔ تا تمہارا کھانا حسب ضرورت تمہارے ہمسایہ کے بھی کام آسکے۔

دراصل انسان کے اخلاق کا اصل معیار اس کا وہ سلوک ہے۔ جو وہ اپنے ہمسایہ کے ساتھ کرتا ہے۔ دور کے لوگوں اور کبھی کبھار ملنے والوں کے ساتھ تو انسان تکلف کے رنگ میں وقتی اخلاق کا اظہار کر دیتا ہے۔ مگر جن لوگوں کے ساتھ اس کا دن رات کا واسطہ پڑتا ہے۔ ان کے ساتھ تکلف نہیں چل سکتا۔ اور انسان کے اخلاق بہت جلد اپنی اصلی صورت میں عریاں ہو کر لوگوں کے سامنے آجاتے ہیں۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک جو اس حدیث میں درج ہے۔ ہمسایوں کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین کے علاوہ بالواسطہ طور پر خود سلوک کرنے والے کے اپنے اخلاق کی درستی کا بھی ایک عمدہ ذریعہ ہے کیونکہ ہمسایوں کے ساتھ وہی شخص اچھا سلوک کر سکتا ہے۔ جس کے اخلاق حقیقتاً اچھے ہوں۔ کیونکہ ہمسایوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کے لئے ایک شخص کو لازماً خود اچھا بننا پڑے گا۔ ورنہ شب و روز ملنے والوں کے ساتھ تکلف کا پیراہن زیادہ دیر تک چاک ہونے سے بچ نہیں سکتا۔

اسی طرح اس حدیث کے وسیع معنوں کے مطابق قوموں اور ملکوں پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ حتی الوسع اپنی ہمسایہ قوموں اور ملکوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔ اور ان کے ساتھ احسان اور تعاون کا معاملہ کریں۔ کیونکہ جس طرح ایک فرد اخلاق کے قانون کے ماتحت ہے۔ اسی طرح قومیں بھی اس قانون کے ماتحت ہیں۔ اور حق یہ ہے کہ دنیا میں امن بھی قائم ہو سکتا ہے کہ جب قومیں اور حکومتیں بھی اپنے آپ کو اخلاق کے قانون کا پابند سمجھیں۔ (چالیس جواہر پارے)

دعائے مغفرت

مغلانی صاحبہ زوجہ مولوی فتح علی صاحب مرحوم آف دوالمیال ضلع جہلم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحابیہ تھیں۔ اور موصیہ تھیں۔ مورخہ یکم دسمبر کو انتقال ہو گیا۔

(۲) عبد العزیز صاحب واقف زندگی سکرٹری مال جماعت احمدیہ حلقہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے والد صاحب چوہدری غلام محمد صاحب آف پھمبیاں ضلع ہوشیارپور حال ڈسکہ ضلع سیالکوٹ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی تھے۔ بعارضہ ٹائیفائڈ ۲ر اکتوبر بروز بدھ بعمر ۸۰ سال فوت ہو گئے۔ (۳) عبد المنان صاحب ۳۲ ڈیوس روڈ لاہور کے ماموں چوہدری عبد الحبیب خاں صاحب چک ۸۸ ج ب ضلع لائلپور یکم دسمبر ۱۹۵۱ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کی عمر قریباً ۶۳ سال تھی۔ چونکہ آپ موصی تھے۔ اس لئے آپ کی نعش دوسرے روز ربوہ پہنچائی گئی جہاں آپ کو قبرستان خاص میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

تحریک جدید کو غیر معین عرصہ تک ممتد قرار دینے پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے احسانات کا اعتراف

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں جماعت احمدیہ کراچی کا تار

جماعت احمدیہ کراچی نے اپنے ایک غیر معمولی اجلاس میں اس امر پر نہایت درجہ خوشی کا اظہار کیا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے تحت تزکیہ نفوس اور مالی جہاد کے مخصوص سلسلہ کو غیر معین عرصہ کے لئے ممتد قرار دے کر احباب جماعت کو اسلام کی خاطر قربانیاں پیش کرنے اور نسلاً بعد نسلٍ خدائی انعاموں کا وارث بننے کا موقع عطا فرمایا ہے۔ چنانچہ جماعت کراچی نے پچھلے دنوں تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز سے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایمان افروز خطبہ سنتے ہی حضور کی خدمت میں ایک تار ارسال کیا۔ جس میں حضور کے احسانات کا اعتراف کرتے ہوئے حضور کو یقین دلایا۔ کہ کراچی کی جماعت حضور ایدہ اللہ کے ہر حکم اور ارشاد پر لبیک کہنے کے لئے ہر دم تیار ہے۔ اور بفضلہ تعالےٰ اس عزم سے لبریز ہے۔ کہ وہ دنیا میں اسلام کی فتح کی خاطر کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرے گی۔ مکرم جناب عبد اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے احباب کی ترجمانی کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں جو تار ارسال کیا۔ اس کا متن درج ذیل ہے:۔

"احباب جماعت نے آج متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے۔ کہ تحریک جدید کے غیر معین عرصہ کے لئے ممتد قرار پانے پر حضور کے ان گنت احسانات کا ایک مرتبہ پھر اعتراف کیا جائے۔ اور حضور کو یقین دلایا جائے۔ کہ وہ حضور کی قیادت اور راہنمائی پر صدق دل سے ایمان رکھتے ہیں۔ اور اس عزم سے لبریز ہیں۔ کہ وہ دنیا میں اسلام کی فتح کی خاطر کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔"

درخواست ہائے دعاء

(۱) چوہدری عطا الٰہی صاحب نثار ابن مولوی رحمت علی صاحب بیوہ جاوا کے ہاں ۱۳ر دسمبر کو لڑکا پیدا ہوا۔ (۲) اللہ تعالیٰ نے چوہدری عطاء اللہ خاں ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ کو ۲۹ر نومبر ۱۹۵۱ء کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا۔ (۳) صوبیدار حمید احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہڈیارہ ضلع لاہور کو خدا تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی ہے۔ (۴) جمعدار ملک برکت اللہ کے ہاں پہلا لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نعیم اللہ نام تجویز فرمایا۔ (۵) مولانا ظہور حسین صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے ... حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے لڑکے کا محمد احمد نام تجویز فرمایا ہے۔ (۶) چوہدری عبد الحکیم صاحب صدر حلقہ گنج لاہور کے ہاں اللہ تعالےٰ کے فضل سے چوتھا لڑکا پیدا ہوا ہے۔ (۷) کریم بخش صاحب مشن روڈ کوئٹہ کو خدا تعالےٰ نے لڑکا عطا کیا ہے۔ محمد صادق صاحب مبارک منزل بیرون دہلی دروازہ لاہور کو خدا تعالےٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ چوہدری ہدایت اللہ صاحب چک $\frac{۳۲۹}{۱۲R}$ کو خدا تعالےٰ نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ جمعدار ملک برکت اللہ صاحب کو خدا تعالےٰ نے ۸ر اکتوبر کو پہلا لڑکا عطا فرمایا۔ ڈاکٹر عطاء اللہ خاں صاحب سپیشل ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ کلاس لاہور کو خدا تعالےٰ نے ۲ر نومبر بروز جمعہ کو خدا تعالےٰ نے تیسرا لڑکا عنایت فرمایا ہے۔ احباب ان سب بچوں کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ قاضی محبوب عالم صاحب راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابہ میں سے ہیں۔ چوہدری عطاء اللہ صاحب معاون ناظر امور عامہ کا لڑکا سلیم احمد بعارضہ بخار و نزلہ سخت بیمار ہے۔ مرزا اعلام رسول صاحب سیالکوٹ چھاؤنی کی والدہ ایک ماہ سے بیمار چلی آتی ہیں۔ نیز وہ خود اپنی تبدیلی کرانا چاہتے ہیں۔ مجید احمد صاحب بھاگلپور یورپ ملٹری ٹریننگ کے لئے جا رہے ہیں۔ سید صاحب بھاگلپور کو لیفٹیننٹ کرنل کی ترقی ہونے والی ہے۔ حفیظ صاحب بھاگلپور نے ایم۔ اے کا امتحان دیا ہے۔ اظہر حسین صاحب بھاگلپور مالی مشکلات میں گرفتار ہیں۔ نیز ان کو دمہ کا بھی عارضہ ہے۔ احباب سب دوستوں کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ بیماروں کو صحت عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ

خطبہ نمبر ۴۴

مومن کی علامت یہ ہوتی ہے کہ وہ ہر وقت قربانی کے مواقع کی تلاش میں رہتا ہے

وہ جب مرتا ہے تو یہ کہتے ہوئے مرتا ہے کہ کاش ہمیں فلاں قربانی کرنے کا بھی موقعہ مل جاتا

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۷ دسمبر ۱۹۵۱ء بمقام ربوہ

مرتبہ: مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

تشہد تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے سورۂ احزاب کی ان آیات کی تلاوت فرمائی:-

لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة لمن كان يرجوا الله واليوم الآخر وذكر الله كثيرا ولما رأ المؤمنون الاحزاب قال هذا ما وعدنا الله ورسوله وصدق الله ورسوله وما زادهم الا ايمانا وتسليما۔ من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر وما بدلوا تبديلا ليجزي الله الصدقين بصدقهم ويعذب المنافقين ان شاء او يتوب عليهم ان الله كان غفورا رحيما (احزاب ع ۳، ۱۹)

اس کے بعد فرمایا:-

میں نے پچھلے خطبہ جمعہ میں ایک آیت سورۂ بقرہ کی پڑھی تھی۔ لیکن اس کے مضمون کو بیان کرنے کا مجھے موقعہ نہیں مل سکا تھا۔ پچھلے جمعہ تحریک جدید کے اٹھارویں سال کی تحریک کا اعلان کرتے ہوئے میں نے بتایا تھا کہ جماعت کے کئی افراد کے دلوں میں اس تحریک کے متعلق شبہات پیدا ہوئے ہیں۔ اور بعض نے مجھے لکھا بھی ہے کہ یہ تحریک پہلے تین سال کے لئے جاری کی گئی تھی۔ پھر اسے دس سال تک بڑھا دیا گیا۔ پھر دس سے انیس سال تک بڑھایا گیا۔ اور اب آپ کے بعض اشارات سے پتہ لگتا ہے کہ اس تحریک کی میعاد اور بڑھنے والی ہے۔ میں نے بتایا تھا کہ اس کے دو پہلو ہیں۔ اس کا ایک پہلو واقعاتی لحاظ سے ہے۔ اور ایک پہلو سنت اللہ کے لحاظ سے ہے۔ یعنی ہم دو طرح سے کسی چیز کو برا کہتے ہیں۔ یا تو وہ چیز واقعات کے خلاف ہوتی ہے۔ اور یا سنت اللہ کے خلاف ہوتی ہے۔ میں نے بتایا تھا کہ سنت اللہ میں یہ بات بھی پائی جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ بعض دفعہ کسی چیز کی تھوڑی سی حقیقت ظاہر کر کے لوگوں کو اس طرف لاتا ہے۔ اور جب ان کا ذوق ترقی کر جاتا ہے۔ ان کا شوق بڑھ جاتا ہے۔ اور وہ اپنے اندر قربانی میں بشاشت محسوس کرنے لگتے ہیں۔ تو وہ حقیقت پر سے پردہ اٹھاتا ہے۔ میں نے اس کی

دو مثالیں

دی تھیں۔ ایک مثال میں نے جنگ بدر کی دی تھی کہ صحابہؓ کو مدینہ سے یہ کہہ کر نکالا گیا تھا کہ تمہارا مقابلہ یا تو شام سے آنے والے تجارتی قافلہ سے ہوگا اور یا مکہ سے آنے والے کفار کے لشکر سے ہوگا۔ لیکن جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بدر کے مقام کے قریب پہنچے۔ تو آپ نے فرمایا ہماری مکہ سے آنے والے لشکر سے لڑائی ہوگی۔ اب بولو تمہاری کیا رائے ہے۔ میں نے بتایا تھا کہ اس وقت صحابہ کرامؓ خصوصاً انصارؓ نے کہا کہ ہمارے سارے معاہدے اس وقت تک تھے جب تک ہم پر حقیقت نہیں کھلی تھی اب ہم پر حقیقت کھل گئی ہے۔ اب جہاں بھی آپ ہمیں بھیجئے ہم تیار ہیں۔ لیکن یہاں تو کوئی معاہدہ نہیں صرف ایک اعلان تھا جو میں نے کیا۔

دوسری مثال میں نے یہ دی تھی کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسےٰ علیہ السلام سے ۳۰ راتوں کا وعدہ کیا تھا۔ پھر اسے چالیس کر دیا گیا۔ آسیر آریوں اور عیسائیوں نے اعتراضات کئے ہیں کہ اسلام کا خدا نعوذ باللہ جھوٹا ہو گیا۔ اس نے موسےٰ علیہ السلام سے ۳۰ راتوں کا وعدہ کیا تھا پھر اسے چالیس کر دیا۔ ہم اس کا یہی جواب دیتے آئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے انعامات کو زیادہ کرنا وعدہ خلافی نہیں۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کو تیس راتوں کی بجائے چالیس راتیں عبادت کرنے کا موقعہ ملنا اور خدا تعالیٰ کے کلام کا لمبا ہو جانا ان کے لئے زیادہ عزت کی بات تھی۔ اور یہ ایک انعام تھا جو خدا تعالیٰ نے ان پر کیا۔ اور انعام میں زیادتی وعدہ خلافی نہیں ہوتی۔

میں نے اس دن بتایا تھا کہ خدا تعالیٰ کے رستہ میں قربانیاں کرنا مومن کے لئے ایک اعزاز ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ اسے

اپنے انعامات کا وارث

بناتا ہے۔ اور اس میں زیادتی کرنا وعدہ خلافی نہیں ہوتا۔ لیکن سنت اللہ یہ ہے کہ وہ کمزوریوں کا خیال رکھتا ہے۔ اور وہ یکدم حقیقت نہیں کھولتا۔ جوں جوں لوگوں کے ذوق و شوق میں ترقی ہوتی جاتی ہے۔ توں توں وہ حقیقت کھولتا جاتا ہے۔ جب میں نے تحریک جدید کا اجرا کیا تھا۔ اس وقت مجھ پر بھی حقیقت نہیں کھلی تھی پہلے تین سال کا اعلان کیا پھر تم پر بھی حقیقت نہیں کھلی تھی اسلئے جن لوگوں کے اندر بشاشت پائی جاتی تھی وہ تو تین سال کی قربانی کے لئے تیار ہو گئے اور باقی پیچھے رہ گئے۔ پھر اس تحریک کو ۳ سال سے ۱۰ سال تک بڑھا دیا گیا۔ تو جن میں بشاشت پائی جاتی تھی۔ وہ قربانی کے لئے تیار ہو گئے۔ اور باقی پیچھے رہ گئے۔ پھر اس تحریک کو انیس سال کے لئے بڑھا دیا گیا۔ تو ایک حصہ جماعت کا قربانی کے لئے تیار ہو گیا۔ اور باقی حصہ پیچھے رہ گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ مجھ پر بھی یہ راز اس وقت نہیں کھلا تھا۔ اس لئے میں نے ایک محدود عرصہ کے لئے جماعت سے قربانی کا مطالبہ کیا۔ یہ تحریک تبلیغ اسلام کے لئے جاری کی گئی تھی۔ اب کیا کوئی ہے۔ جو کہے کہ تبلیغ اسلام صرف تین سال کے لئے ہونی چاہیئے۔ یا تبلیغ اسلام صرف دس سال کے لئے ہونی چاہیئے۔ یا تبلیغ اسلام صرف ۱۹ سال کے لئے ہونی چاہیئے۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ کے متعلق آتا ہے کہ ومكروا ومكر الله والله خير الماكرين اگر میں اس وقت یہ اعلان کرتا کہ تم دائمی قربانی کے لئے تیار ہو جاؤ۔ تو آپ لوگوں کو پتہ ہے وہ وقت ایسا تھا جب صدر انجمن احمدیہ دیوالیہ ہو رہی تھی۔ اور سلسلہ نہایت تنگی کی حالت میں سے گزر رہا تھا۔ بعض محکمے توڑے جا رہے تھے۔ اور کارکنوں کی تنخواہیں کم کی جا رہی تھیں اس وقت میں نے تجویز کی کہ جماعت تین سال کے لئے خاص رنگ میں مالی قربانی کرے۔ یہ عجیب لطیفہ ہے کہ اکثر لوگوں نے اس وقت اس تحریک کو

صرف ایک سال کے لئے

ہی سمجھا تھا۔ اور جب میں نے خطبہ جمعہ دیکھا۔ تو واقعہ میں اس میں بہت سے الفاظ ایسے تھے۔ جن سے ایک سال ہی نکلتا تھا۔ گو ایسے الفاظ بھی تھے۔ جن سے زیادہ عرصہ نکلتا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگوں نے خیال کر لیا۔ کہ اگر ایک سال یا دو سال یا تین سال کی قربانی سے احمدیت کی حفاظت ہوتی ہے۔ اور ہماری مخالفت کا زور کم ہوتا ہے تو آؤ ہم پورا زور لگا کر قربانی کریں۔ دوسرا نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ صدر انجمن احمدیہ کے چندے بھی باقاعدہ ہو گئے۔ مجھے یاد ہے کہ اس وقت ناظروں نے مجھ سے پروٹسٹ کیا تھا کہ صدر انجمن احمدیہ مالی لحاظ سے تباہی کے گڑھے پر کھڑی ہے۔ اس وقت مالی قربانی کی ایک نئی تحریک کر کے آپ نے اسے تباہی کے اور قریب کر دیا ہے۔ مگر میں نے انہیں یہی جواب دیا تھا۔ کہ میری اس تحریک کے نتیجہ میں صدر انجمن احمدیہ کے باقی چندے بھی باقاعدہ ہو جائیں گے۔ چنانچہ پھر ان کے چندوں نے بھی بڑھنا شروع کیا۔ اور یہ تحریک بھی ادھر بڑھتی گئی۔ اور صدر انجمن احمدیہ کا اس وقت ۵-۶ لاکھ کا بجٹ تھا

اور اب بارہ لاکھ روپیہ سالانہ کا بجٹ ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے تمام کام اپنے اندر دیوز (Waves) اور لہروں کا سا رنگ رکھتے ہیں۔

اور ان سب میں

ایک تدریجی ارتقاء

پایا جاتا ہے۔ ایٹم بم کو ہی لے لو۔ وہ بھی اسی تھیوری کے ماتحت ہے۔ اسی طرح دریاؤں اور سمندروں کو دیکھ لو۔ شروع شروع میں جب دریا نکلتا ہے۔ تو وہ ایک چھوٹی سی نالی ہوتی ہے۔ اسے دیکھ کر انسان وہم بھی نہیں کر سکتا۔ کہ یہ چھوٹی سی نالی دریا بننے والی ہے۔ میں نے دریائے جہلم کا ابتدائی حصہ بھی دیکھا ہے۔ دریائے راوی کا ابتدائی حصہ بھی دیکھا ہے۔ اور دریائے بیاس کا ابتدائی حصہ بھی دیکھا ہے۔ دریائے جہلم کا تو بالکل ابتدائی حصہ دیکھا ہے۔ وہ اتنا چھوٹا ہے کہ ہم اسے تیز قدم سے کود جایا کرتے تھے۔ یہ مقام کشمیر میں واقع ہے۔ اور اسے ویری ناگ کہتے ہیں۔ وہ جگہ صرف اتنی چوڑی ہے۔ کہ انسان لمبا قدم مار کر یا ذرا اچھل کر اسے کود جاتا ہے۔ اور اگر کوئی لمبا آدمی ہو۔ تو شاید بغیر اچھلے ہی اسے کود جائے۔ راوی کے دہانے پر ہم نہیں پہنچے۔ لیکن جو جگہ ہم نے دیکھی ہے۔ وہ ایسی ہے کہ انسان بانس کے ساتھ اسے پار کر لیتا ہے۔ بیاس کا پاٹ بھی میں نے دیکھا ہے۔ بیاس کا بالکل ابتدائی حصہ تو نہیں دیکھا۔ لیکن جو جگہ دیکھی ہے۔ وہ کوئی چار پانچ گز چوڑی ہوگی۔ اگر ہم اوپر جاتے۔ تو شاید وہ مقام بھی ایسا ہی ہوتا۔ کہ ہم پھلانگنے سے پار ہو جاتے۔ سندھ کا ابتدائی حصہ بھی میں نے دیکھا ہے۔ وہ اتنا چوڑا تھا۔ جتنی ایک چھوٹی نہر ہوتی ہے۔ گویا چار دریاؤں کے پاٹ میں نے دیکھے ہیں۔ لیکن میں نے ان میں سے کوئی دریا بھی ایسا نہیں دیکھا۔ جو شروع سے ہی دریا کی شکل میں نکلتا ہو۔ سارے دریا شروع میں نالیوں کی شکل میں ہوتے ہیں۔ اور پھر آہستہ آہستہ بڑھتے جاتے ہیں۔ گویا ان کے مختلف مدارج ہوتے ہیں۔ پہاڑوں میں بھی مدارج ہوتے ہیں۔ بچپن میں ہم سمجھتے تھے۔ کہ یکدم کوئی جگہ اتنی اونچی آجاتی ہے۔ کہ وہ آسمان سے باتیں کر رہی ہوتی ہے۔ لیکن جب پہلی دفعہ میں شملہ گیا۔ تو پتہ بھی نہیں لگتا تھا۔ کہ یہ کوئی پہاڑ ہے۔

ایک چھوٹا سا ٹیلہ

نظر آتا تھا۔ جب گاڑی اس پر چڑھ گئی۔ تو ایک اور ٹیلہ نظر آ گیا۔ اور جب گاڑی اس پر بھی چلی گئی۔ تو ایک اور ٹیلہ نظر آنے لگا۔ غرض پہاڑوں کا وہ نقشہ جو ہم نے بچپن میں اپنے ذہن میں جمایا ہوا تھا۔ وہ آٹھ ہزار فٹ پر بھی نظر نہیں آتا تھا۔ کیونکہ پہاڑ کے بھی مدارج ہوتے ہیں۔ جوں جوں ہم اوپر چڑھتے ہیں۔ توں توں جسے ہم پہلے پہاڑی خیال کرتے تھے۔ وہ زمین بن جاتی ہے۔ اور اگلی جگہ پہاڑی معلوم ہوتی ہے۔ غرض تمام چیزیں تدریج کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ سردی اور گرمی کو دیکھ لو۔ یہ بھی تدریج کے ساتھ آتی ہیں۔ آہستہ آہستہ سردی یا گرمی زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ اور ایک وقت میں آپ یہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ اب انتہائی سردی ہے۔ یا انتہائی گرمی ہے۔ یہی حال دین کا بھی ہے۔ کوئی شخص یہ خیال بھی نہیں کر سکتا۔ کہ خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت غالب آجائیگی۔ بلکہ غیر تو کیا کمزور ایمان والے خود بھی نہیں سمجھتے۔ کہ وہ کبھی غالب آجائیں گے اگر وہ سمجھتے کہ وہ ایک دن غالب آجائیں گے۔ تو وہ کمزوری نہ دکھاتے۔ بلکہ مومنوں سے بڑھ کر مضبوط رہتے۔ کیونکہ مومن تو صرف آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن یہ لوگ دنیاوی لالچ کی بنا پر کام کرتے ہیں۔ اگر انہیں انتہائی ترقی نظر آتی۔ تو وہ کمزوری کیوں دکھاتے۔ پچھلے دنوں جو کچھ پنجاب میں گزرا ہے۔ اگر تین دن قبل بھی یہ بات روشن ہو جاتی۔ کہ سب کچھ سکھ اور ہندو لے لیں گے۔ تو ایک ڈاکو اور چور مسلمان بھی ایسا نہ ہوتا۔ جو اپنا سارے کا سارا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں نہ دے دیتا۔ اسی طرح جس شخص کو پتہ ہو۔ کہ اسے عزت مال اور حکومت ملنے والی ہے۔ اسے قربانی کے وقت اتنی تکلیف بھی نہ ہو۔ جتنی تکلیف ایک زمیندار کو بیج ڈالتے وقت ہوتی ہے۔ بہر حال صداقت ہمیشہ اپنی ترقی کو تدریجی رکھتا ہے تاکہ

مومن اور منافق کا فرق

ظاہر ہو جائے۔ سورۃ بقرہ کی یہ آیت کہ کلما اضاء لھم مشوا فیہ واذا اظلم علیھم قاموا اسی مضمون کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی جماعت کی ایک ہی حالت نہیں رہتی۔ ایک وقت یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ روشنی ہی روشنی ہے۔ لیکن دوسرے وقت یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ تاریکی ہی تاریکی ہے۔ فرمایا اسلام اسی طرح بڑھتا ہے۔ کمزور آدمی جب روشنی دیکھتا ہے۔ تو وہ اکڑ اکڑ کر چلنے لگتا ہے۔ اور جب اندھیرا ہوتا ہے۔ تو کھڑا ہو جاتا ہے۔ لیکن مومن ہر وقت ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ پس یہ چیز الٰہی سلسلوں کے ساتھ ہمیشہ سے لگی ہوئی ہے۔ اور اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ ہمیشہ مصائب بھی آئیں گے۔ اور ترقیات بھی ہوتی رہیں گی۔ اور جب یہ معلوم ہو گیا۔ کہ مصائب اور ترقیات اپنے اندر ایک تسلسل کا رنگ رکھتی ہیں۔ تو دو سال یا دس سال کے کوئی معنے ہی نہیں۔ قرآن کریم بتاتا ہے۔ کہ دین کی گاڑیاں ہمیشہ پھنستی رہیں گی۔ اور نکلتی رہیں گی۔ اور جب گاڑیاں پھنستی رہیں گی۔ تو لازماً ہمیں قربانیاں بھی ہمیشہ دینی پڑیں گی۔ ایک پہاڑی پر چڑھنے کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ ہم نے دوسری پہاڑی پر نہیں چڑھنا۔ ہمیں ایک پہاڑی سے دوسری پہاڑی پر چڑھنا ہوگا۔ اور پھر دوسری سے تیسری پہاڑی پر چڑھنا ہوگا۔ روحانی اور جسمانی پہاڑیوں میں صرف یہ فرق ہے۔ کہ جسمانی پہاڑیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ لیکن روحانی پہاڑیاں ختم نہیں ہوتیں۔ کلما اضاء لھم مشوا فیہ میں خدا تعالیٰ نے یہی بتایا ہے۔ کہ کس طرح الٰہی سلسلوں کے ساتھ یہ دور چلتے چلے جاتے ہیں۔ اور جب یہ دور چلتے چلے جائیں گے۔ اور کمزوروں نے بھی ہونا ہے۔ اور مخلصوں اور سابقون الاولون نے بھی ہونا ہے۔ تو قربانیاں بھی ہمیشہ ہی دینی پڑیں گی۔ پس الٰہی سنت کے مطابق وعدے تبدیل بھی ہو سکتے ہیں۔ اور یہ تو ایک اعلان تھا۔ جو ہر وقت تبدیل کیا جا سکتا تھا۔ پس حیرت کی یہ بات نہیں۔ کہ تین سال سے دس سال کیسے بن گئے۔ یا دس سال سے ۱۹ سال کیسے بن گئے۔ یا ۱۹ سال سے ہمیشہ کیسے بن گیا۔ بلکہ حیرت کی بات یہ ہے کہ میرے جیسا آدمی جس کی ساری عمر قرآن کریم کے گہرے مطالعہ میں گزری ہے۔ اس کے منہ سے تین سال یا دس سال یا انیس سال کیسے نکلے۔ گویا تین سال۔ دس سال یا انیس سال کہنا حیرت کی بات ہے۔ ہمیشہ کہنا

حیرت کی بات

نہیں۔ میں جب اس چیز کو بیان کرتا ہوں۔ تو اپنے دل میں شرمندگی محسوس کرتا ہوں۔ اس لئے نہیں کہ میں نے تین سال سے ۱۹ سال کیوں کہہ دیا۔ بلکہ اس لئے کہ میری عقل پر کونسا پردہ پڑ گیا تھا۔ کہ میں نے اسے انیس سال سمجھ لیا۔ میں نے یہ کیوں سمجھ لیا۔ کہ کوئی وقت ایسا بھی آسکتا ہے۔ جب مسلمان تربیت اور تبلیغ سے فارغ ہو جائیگا۔ عام مسلمانوں کا خیال ہے۔ اور پرانی تفسیروں میں بھی یہی آتا ہے۔ کہ جنت میں انسان کام سے فارغ ہو جائیگا۔ اور اسکی جو خواہش ہوگی۔ وہ پوری ہو جائے گی۔ اسے بیویاں ملیں گی۔ لونڈیاں ملیں گی۔ بادشاہت ملے گی۔ جنتی شراب طہور پی رہے ہوں گے۔ جس میں شراب کی تمام لذتیں ہوں گی۔ صرف نشہ نہیں ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس نقشہ کو بھی اڑا دیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ جنت میں بھی انسان کو کام کرنا پڑے گا۔ فرق صرف یہ ہے کہ دنیا میں انسان گر سکتا ہے۔ لیکن جنت میں انسان گرے گا نہیں جنتی محنت بھی کریں گے۔ اعمال بھی بجا لائیں گے۔ فرق صرف اتنا ہے۔ کہ وہ ترقی کرتے جائیں گے۔ گریں گے نہیں۔ ان کا خوف جاتا رہے گا۔ اور کچھ نہیں۔ اور جب

جنت میں بھی کام

کرنا پڑتا ہے۔ تو یہ دنیا تو دار العمل ہے پھر یہاں دس پندرہ سال کام کرنے کے بعد آرام کا خیال بھی کیسے آسکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو فرمایا ہے۔ انسان کو جنت میں بھی آرام نہیں ملے گا۔ جو لوگ بیکاری کو اچھا خیال کرتے ہیں۔ ان میں سے کوئی دس دن کے لئے اس کا تجربہ تو کرے۔ وہ چارپائی پر لیٹا رہے۔ لوگ اس کے پاؤں دبائیں۔ اور کھانے کو حلوہ۔ پلاؤ اور متنجن دیں۔ ہم دیکھیں گے۔ کہ وہ دس دن کے بعد ہی بھاگ جاتا ہے یا نہیں۔ بیکاری سے زیادہ تکلیف دہ چیز دنیا میں اور کوئی نہیں ہمیشہ کا آرام بھی برا ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ کوئی امیر لڑکا تھا۔ اس کے پاس لاکھوں روپیہ تھا۔ وہ بیمار تھا۔ میں اسے دیکھنے کے لئے گیا۔ اس کے مصاحب اس کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ قیمتی کپڑے کے تھان ان کے آگے پڑے ہوئے تھے۔ اور وہ انہیں پھاڑ پھاڑ کر پھینک رہے تھے۔ میں نے کہا یہ کیا پاگل پن ہے۔ اتنا قیمتی کپڑا ہے۔ اور تم پھاڑ پھاڑ کر پھینک رہے ہو۔ اس نے کہا بیکار بیٹھے بیٹھے میری طبیعت گھبرا گئی تھی۔ ایک دن میں بازار سے گزرا۔ ایک دوکاندار کپڑا پھاڑ رہا تھا۔ مجھے آواز اچھی لگی۔ اس لئے میں نے یہ شغل اختیار کر لیا ہے۔ میں کپڑا منگوا لیتا ہوں۔ اور اس کو پھاڑنے سے جو آواز پیدا ہوتی ہے۔ اس سے لذت اٹھاتا ہوں۔ اب بظاہر یہ امیری ہے۔ لیکن یہ کتنا بڑا عذاب ہے۔ ایک بچہ بھی اسے دیکھے گا۔ تو پاگل پن کہے گا۔ اگر اپنے گھر کو آگ لگانا عذاب نہیں تو پھر قیمتی تھانوں کو پھاڑنا بھی عذاب نہیں۔ بات صرف یہ تھی۔ کہ اس سے بیکار بیٹھا نہیں جاتا تھا۔ اور ہم دیکھتے ہیں۔ کہ امراء میں سے جو لوگ بیکار ہوتے ہیں۔ وہ اپنا سارا وقت شطرنج۔ گنجفہ اور چوسر کھیلنے میں ضائع کر دیتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ یہ ان کے زندگی گذارنے کا ذریعہ ہے۔ بہر حال ہمیں کوئی نہ کوئی

کام کرنا پڑے گا

خواہ دین کا ہو یا دنیا کا۔ کیا تم نے کوئی گورنمنٹ دیکھی ہے کہ وہ دس بیس سال تک معاملہ یا ٹیکس وصول کرے اور پھر بند کر دے۔ ۱۹ سال تک کسٹم ڈیوٹی لگائے۔ اور پھر بند کر دے۔ تم کہوگے ہم نے ہرگز کوئی ایسی حکومت نہیں دیکھی۔ اور نہ ایسی کوئی حکومت دنیا میں ہو سکتی ہے۔ پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنا بند ہو جائے۔ خدا تعالیٰ نے پردہ اس لئے رکھا تھا۔ تا کمزور بھی ساتھ چل پڑیں۔ اگر وہ پردہ نہ ڈالتا۔ تو سینکڑوں لوگ محروم ہو جاتے۔ لیکن اب وہ گھسٹتے گھسٹتے ساتھ جا رہے ہیں۔ وہ منہ سے کہیں گے۔ کہ دس سال سے انیس سال کیوں ہو گیا۔ لیکن وہ ساتھ چلتے بھی چلے جائیں گے۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ پتہ نہیں اور دس سال زندگی بھی ہے یا نہیں۔ بہر حال اسی طریق کے اختیار کرنے سے اللہ تعالیٰ نے کمزوروں سے بھی خدمت لے لی ہے۔ جو آیات میں نے پڑھی ہیں۔ ان میں خدا تعالیٰ نے مومنوں کی زندگی کا نقشہ کھینچا ہے۔ اور فلما اضاء لھم مشوا فیہ میں خدا تعالیٰ نے بتایا تھا۔ کہ کمزور اور منافق لوگ روشنی میں چل پڑتے ہیں۔ لیکن تاریکی میں ٹھہر جاتے ہیں۔ یعنی کامیابی کے وقت وہ ساتھ چلتے ہیں۔

درخواست دعا ربوہ ۱۲ دسمبر۔ حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب تاحال علیل ہیں۔ فالج کے علاوہ بعض دیگر شکایات پیدا ہوگئی تھیں۔ اب ان میں بفضلہ تعالیٰ عام طور پر کمی ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں

اور مصائب اور قربانی کے وقت وہ کھڑے ہو جاتے ہیں لیکن مومن دونوں صورتوں میں جیتا ہے

سورۃ احزاب کی آیات

جو میں نے اب پڑھی ہیں ان میں مومنوں کا رنگ بتایا گیا ہے لیکن سورۃ بقرہ کی آیت فلما اضاء لھم بخرمیں منافقوں کا رنگ بتایا گیا تھا۔ مومنوں کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے فلما را المومنون الاحزاب قالوا ھذا ما وعدنا اللہ ورسولہ وصدق اللہ ورسولہ۔ وما زادھم الا ایمانا وتسلیما۔ جب مومنوں نے دشمن کے لشکر دیکھے اور سارے عرب کی فوجوں کو دیکھا کہ وہ مدینہ کے ایک چھوٹے گاؤں پر امڈ آئی ہیں تو کہا ھذا ما وعدنا اللہ ورسولہ۔ وصدق اللہ ورسولہ۔ دوسرے لوگ تو دشمن کی فوجیں دیکھ کر گھبرا گئے کہ پتہ نہیں کیا ہو جائے گا مسلمان فوج کل بارہ سو تھی اور کفار کا لشکر پندرہ ہزار تھا بلکہ مدینہ میں بھی بغاوت ہو گئی تھی۔ لوگ سمجھتے تھے اب مسلمان ختم ہو جائیں گے۔ لیکن مومنوں نے جب احزاب کو دیکھا تو کہا اللہ اکبر! اسلام کتنا سچا مذہب ہے اس میں پہلے سے پیشگوئیاں موجود تھیں کہ لوگ مدینہ پر چڑھ آئیں گے اور مسلمانوں پر حملہ آور ہوں گے۔ بھلا کسی کو خیال بھی آسکتا تھا کہ سارے عرب کے قبائل مدینہ پر حملہ آور ہوں گے۔ اس صورت میں یہ کتنی شاندار بات تھی کہ پہلے سے بتا دیا گیا کہ سارا عرب مل کر مسلمانوں پر حملہ کرے گا وما زادھم الا ایمانا وتسلیما۔ بجائے اس کے کہ مومن ڈر تے گھبراتے اور کہتے کہ اس قدر قربانیاں کیسے ہونگی اس حملہ اور تباہی نے ان کے ایمانوں کو بڑھا دیا۔ پھر صرف ان کا ایمان ہی نہیں بڑھا بلکہ ان کے عمل میں بھی ترقی ہوئی۔ کیونکہ انہوں نے سمجھا کہ چونکہ خدا تعالےٰ کی ایک عظیم الشان پیشگوئی پوری ہوئی ہے اس لئے اس کے نتیجہ میں جو ثواب ملے گا وہ بھی عظیم الشان ہوگا۔ نادان سمجھتا ہے کہ ترقی کا نشان بڑا نشان ہوتا ہے۔ لیکن مومن کہتا ہے کہ ترقی کا نشان ہی بڑا نشان نہیں بلکہ آفات کا نشان بھی

بڑا نشان

ہے مثلاً اگر تم دیکھو کہ کسی غریب آدمی کے جیب سے ایک کروڑ روپیہ نکلا ہے تو تم حیران ہو گے لیکن ایک بچہ جو لکڑی کے سہارے سے چل رہا ہوتا ہے وہ اگر کہے کہ ایک دن روس اور امریکہ کی فوجیں اس پر حملہ کریں گی تو کیا یہ کوئی کم نشان ہے۔ اس بچہ کے متعلق تو کوئی خیال بھی نہیں کر سکتا کہ اس پر کوئی دس برس کا بچہ بھی حملہ کرے گا کسی کو یہ وہم بھی نہیں ہو سکتا کہ اس پر ایک آدمی حملہ کر سکتا ہے۔ کسی کو یہ خیال بھی نہیں آسکتا کہ اس پر دس آدمی یا ایک گاؤں کے آدمی حملہ آور ہو سکتے ہیں

کجا یہ کہ وہ کہے کہ مجھ پر دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں حملہ کریں گی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جن کی مکہ میں یہ حالت تھی کہ آپؐ نماز پڑھتے تھے تو کفار اوجھڑی آپؐ کے سر پر رکھ دیتے تھے۔ وہ آپؐ کو مارتے تھے پیٹتے تھے۔ آپؐ پر کوڑا کرکٹ پھینکتے تھے اور آپ کے خلاف گند اچھالتے تھے۔ آپ کے متعلق یہ خیال کر لینا کہ ایک دن آپؐ کی شان اتنی بڑھ جائیگی کہ سارا عرب مل کر آپ پر حملہ آور ہو جائے گا اور آپ کے خلاف یہودی اور مشرکین متحد ہو جائیں گے یہ کسی کے بس کی بات نہیں تھی۔ ... سے عرب قبائل کا اکٹھا ہو جانا اور یہود کا ان کے ساتھ مل جانا اور آپؐ پر حملہ آور ہونا کوئی کم نشان نہیں۔ بے شک فتح مکہ ایک عظیم الشان تھا۔ لیکن

جنگ احزاب

بھی اس سے کوئی کم بڑا نشان نہیں۔ قرآن کریم میں فتح مکہ کا اتنا زوردار ذکر نہیں آیا جتنا زوردار ذکر جنگ احزاب کا ہے اور یہ اتنا عظیم الشان نشان ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ ایک بیکس و بے بس انسان جس کا ہمسایہ بھی سمجھتا ہے کہ وہ اسے مار سکتا ہے۔ وہ اسے وطن سے باہر نکال سکتا ہے لوگ اُسے حقیر سمجھتے ہیں۔ مارتے ہیں پیٹتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہوئے اس پر جانوروں کی اوجھڑیاں پھینک دیتے ہیں وہ کہتا ہے کہ ایک دن سب عرب قبائل مل کر مجھ پر حملہ کریں گے لیکن وہ شکست کھائیں گے اور پھر واقعہ میں سب قبائل مل کر اس پر حملہ آور ہوتے ہیں اور جیسا کہ اس نے پہلے بتایا ہوتا ہے انہیں اس کے مقابلہ میں شکست نصیب ہوتی ہے۔ گویا اس کی پیشگوئی کے دونوں حصے پورے ہوتے ہیں۔ قبائل حملہ آور بھی ہوتے ہیں اور پھر انہیں شکست بھی ہوتی ہے۔ مومن کہتا ہے کہ یہ عذاب کی بات نہیں بلکہ دشمن کا ایک ایک آدمی جو اس جنگ میں شریک ہوا ہے وہ خدا تعالےٰ کا عظیم الشان نشان ہے۔ کیونکہ کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس طرح مشرق مغرب شمال اور جنوب کے قبائل اکٹھے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ آور ہوں گے اور آپؐ کے خلاف یہود اور مشرکین آپس میں معاہدہ کر لیں گے۔ اسی لئے خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ جب مومنوں نے دیکھا کہ سب قبائل اکٹھے ہو کر مدینہ پر حملہ آور ہوئے ہیں۔ تو انہوں نے کہا ھذا ما وعدنا اللہ ورسولہ وصدق اللہ ورسولہ وما زادھم الا ایمانا وتسلیما۔ اللہ اللہ یہ کتنا بڑا معجزہ ہے۔ دوسرے لوگ کہتے ہیں اتنا بڑا دشمن حملہ آور ہوا ہے پتہ نہیں کیا ہوگا لیکن مومن کہتا ہے اللہ اکبر! یہ کتنا بڑا معجزہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے ہمیں پہلے سے بتا دیا تھا کہ اس کمزور انسان پر جسے ہم نے نبی مقرر فرمایا ہے ایک وقت میں عرب لوگ گھرا کہ اور سب اکٹھے ہو کر

حملہ کریں گے اور عرب اس کے مقابلہ کیلئے اپنی ساری شوکت کو جمع کرنے پر مجبور ہوگا

اصل مضمون کے ساتھ تو ان آیات کا اتنا ہی تعلق تھا لیکن جب اگلی آیت سامنے آجاتی ہے تو گو گردبان سی ہونے لگتی ہیں اور اسے بغیر کچھ بیان کئے چھوڑا نہیں جا سکتا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فمنھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا اس آیت میں

مومن کے ایمان کا معراج

بتایا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے مومنوں میں سے بعض لوگ ایسے بھی ہیں صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ۔ خدا تعالےٰ سے جو وعدہ انہوں نے کیا تھا اسے انہوں نے پورا کر دیا ہے۔ خدا تعالےٰ اگر اپنا وعدہ پورا کرتا ہے تو یہ اس کے لئے آسان امر ہوتا ہے۔ وہ آقا ہے۔ مالک ہے لیکن بندہ تو کمزور اور ضعیف ہے۔ وہ اگر خدا تعالےٰ سے وعدہ کرے اور پھر اسے پورا کرے تو یہ بڑی شان کی بات ہے۔ فرمایا بعض لوگ تو ایسے ہیں فمنھم من قضی نحبہ کہ جو وعدہ انہوں نے خدا تعالےٰ سے کیا تھا وہ انہوں نے لفظاً لفظاً پورا کر دیا۔ بعض کچھ تو ایسے ہیں جنہوں نے اپنی جان کی بھینٹ چڑھا کر اپنے وعدہ کو پورا کر دیا ومنھم من ینتظر اور کچھ ایسے ہیں کہ وہ اس لئے کہ انہیں قربانی کا موقعہ نہیں ملا اس انتظار میں ہیں کہ کوئی موقعہ آئے تو وہ قربانی کریں وما بدلوا تبدیلا۔ وقت آنے سے پہلے کسی کا یہ کہنا کہ اگر وقت آیا تو میں یہ کروں گا وہ کروں گا۔ کہنے والے کی کمزوری کی علامت ہوتی ہے۔ اسے فخر و تعلی کہتے ہیں۔ یعنی پہلے تو یہ کہنا کہ وقت آئیگا تو میں یہ کروں گا۔ لیکن وقت آنے پر بھاگ جانا یہ تو بظاہر یہ کمزوری ہوتی ہے کہ یہ کہا جائے کہ ہمیں بھی موقعہ ملے تو ہمیں قربانی کر کے دکھائیں۔ یہ الفاظ بالعموم وہی کہتا ہے جو کمزور ہوتا ہے اور وقت آنے پر اپنے عہد کو نبھا نہیں سکتا لیکن وما بدلوا تبدیلا۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے فخر کیا اور پھر اسے پورا کر دیا۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی یہی وہ آیت ہے جو

جنگ بدر اور جنگ احد

کو ملاتی ہے جس طرح دو گاڑیوں کے درمیان ایک زنجیر ہوتی ہے جو انہیں آپس میں ملاتی ہے اسی طرح یہ آیت ایک زنجیر ہے جو جنگ احد اور جنگ بدر کو آپس میں ملا دیتی ہے۔ جنگ بدر کیلئے جب آپؐ نکلے تو چونکہ اللہ تعالےٰ کے منشاء کے ماتحت آپؐ نے یہ اعلان نہیں کیا تھا کہ کفار مکہ کیا تھ ضرور لڑائی ہونے والی ہے بلکہ صرف اتنا کہا کہ شاید شام سے آنے والے تجارتی قافلہ کے ساتھ مقابلہ ہو جائے اس لئے کچھ لوگ تو آپ کے ساتھ چل پڑے لیکن

باقی لوگ مدینہ میں ہی رہے وہ سمجھتے تھے کہ شام سے آنیوالے قافلہ کے ساتھ لڑائی ہوتی ہے اور اس کیلئے تھوڑے سے آدمیوں کی ہی ضرورت ہوگی۔ لیکن جنگ مکہ سے ابو جہل کی قیادت میں آنیوالے لشکر سے ہو گئی اور اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو فتح دی۔ کوئی شخص یہ خیال بھی نہیں کر سکتا تھا کہ عرب کے باا‌ثر اور رعب رکھنے والے لوگ اور پھر ایک تجربہ کار لشکر مسلمانوں سے شکست کھا جائیگا۔ لیکن لڑائی ہوئی اور اس میں بڑے بڑے دشمن مارے گئے۔ دشمن شکست کھا کر واپس لوٹا اور مسلمان مال غنیمت لیکر مدینہ واپس آئے جو لوگ اس جنگ میں شریک ہوئے تھے۔ ان کے اندر بڑائی کا احساس پایا جاتا تھا کہ خدا تعالےٰ نے انہیں ثواب کا موقعہ دیا وہ جہاں بیٹھتے تھے کہتے تھے ہم نے یوں کیا۔ ہم نے ووں کیا۔ کوئی کہتا تھا میں نے عتبہ پر یوں حملہ کیا تھا اور کوئی کہتا تھا میں نے شیبہ پر یوں حملہ بولا تھا۔ دوسرے مسلمان کہتے تھے تمہیں بیشک ثواب کا موقعہ ملا ہے لیکن افسوس کہ ہمیں پہلے پتہ نہ تھا۔ ورنہ ہم بھی اس موقعہ پر پیچھے نہ رہتے۔ جب مدینہ میں اس قسم کی باتیں ہوتیں تو اس وقت ایک انصاری جوش سے کھڑے ہو جاتے اور کہتے بس بس تم نے کیا کیا؟ اگر ہمیں موقعہ ملا تو ہم دکھائیں گے کہ کس طرح ہم خدا تعالےٰ کی راہ میں

جان کی قربانی

پیش کرتے ہیں۔ یہ ایک کھیل سا بن گیا تھا کہ جوں ہی کوئی بدری صحابیؓ فخر کرتے تو وہ کہہ دیتے بس بس تم نے کیا کیا ہے ہمیں موقعہ ملا تو ہمیں قربانی کر کے دکھائیں گے۔ جب

احد کی جنگ

ہوئی اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی تو یہ صحابی پیچھے آ گئے۔ انہوں نے کھایا کچھ نہیں تھا۔ غریب آدمی تھے دس بارہ کھجوریں پاس تھیں۔ وہ ٹہلتے جاتے تھے کہ اتنے میں وہ واقعہ پیش آ گیا کہ جس نے فاتح لشکر کو شکست خوردہ بنا دیا۔ احد کے پہاڑ کے ایک درہ میں جو صحابی بٹھائے گئے تھے اور جنہیں حکم تھا کہ خواہ کچھ ہو وہ وہاں سے نہ ہٹیں۔ انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف وہ جگہ چھوڑ دی۔ وہ یہ سمجھ کر کہ کفار کو شکست ہو گئی ہے ہم یہیں بیٹھے رہے ہیں اور جہاد میں حصہ نہیں لیا درہ چھوڑ کر نیچے آ گئے۔ جب کفار کا لشکر بھاگا جا رہا تھا تو خالدؓ بن ولید جو اس وقت ابھی کافر تھے ان کی نظر اس درہ پر پڑی اور انہوں نے دیکھا کہ مسلمانوں پر دوبارہ حملہ کرنے کا یہ بہترین موقعہ ہے۔ درہ خالی ہے چنانچہ انہوں نے

عمروؓ بن العاص

کو ساتھ ملایا اور کہا یہ موقعہ ہے اسے ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ چنانچہ انہوں نے اس درہ میں سے مسلمانوں پر پیچھے سے حملہ کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان جو مال غنیمت اکٹھا کر رہے تھے یکدم انہوں نے

دیکھا کہ ان کے درمیان

دشمن کی فوج

آگئی ہے۔ مسلمانوں کی تعداد ایک ہزار تھی۔ اور دشمن تین ہزار کی تعداد میں تھا۔ پھر مسلمان بکھرے ہوئے تھے۔ اور وہ اکٹھے اور تازہ دم ہو کر آئے تھے۔ اس لئے یک دم حملہ کی وجہ سے مسلمانوں کے قدم اُکھڑ گئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف بارہ تیرہ آدمی رہ گئے۔ اور پھر وہ بھی زخمی ہوئے اور گرنے شروع ہوئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس جنگ میں شدید زخم آئے اور آپ بیہوش ہو کر گر گئے۔ اور جو لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کر رہے تھے۔ اُن کے جسم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر گر گئے۔ اور آپؐ نیچے دب گئے۔ جب آپؐ پر دوسرے لوگوں کے جسم گرے۔ اور آپؐ نے کوئی حرکت نہ کی تو مسلمانوں نے سمجھا کہ آپؐ شہید ہو گئے ہیں۔ آپؐ کے گرد جو لوگ تھے۔ ان میں سے جو بچے۔ ان میں حضرت عمرؓ بھی تھے۔ انہیں یہ یقین ہو گیا تھا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں۔ وہ میدان سے پیچھے ہٹے۔ اور ایک پتھر پر بیٹھ کر رونے لگے۔ پاس ہی مذکورہ بالا انصاری صحابیؓ ٹہل رہے تھے۔ انہوں نے حضرت عمرؓ کو روتے دیکھا۔ تو آپ کے پاس آئے اور کہا عمرؓ خدا تعالیٰ نے اسلام کو فتح عطا کی ہے۔ اور تم رو رہے ہو۔ حضرت عمرؓ نے کہا۔ تم شاید فتح کے وقت پیچھے آ گئے تھے۔ انہوں نے کہا۔ ہاں حضرت عمرؓ نے کہا۔ تمہیں معلوم نہیں۔ کہ اس کے بعد کیا ہوا۔ دشمن نے دوبارہ اچانک حملہ کیا۔ جس سے مسلمانوں کے قدم اُکھڑ گئے۔ صرف چند آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس رہ گئے تھے۔ ان میں سے بھی بعض مارے گئے۔ اور آپؐ خود بھی شہید ہو گئے۔ اس صحابی کے ہاتھ میں صرف کھجور کے قدم اُکھڑ گئے۔ اس صحابی کے ہاتھ میں صرف کھجور رہ گئی تھی۔ انہوں نے اس کھجور کو پھینکتے ہوئے کہا۔ کہ میرے اور جنت کے درمیان اس کھجور کے سوا اور ہے ہی کیا۔ پھر انہوں نے حضرت عمرؓ کی طرف دوبارہ دیکھا اور کہا۔ عمرؓ اگر ایسا ہی ہوا تھا۔ تو تمہارا مقام محبوب کے پاس جانے کا تھا۔ یا دنیا میں رہنے کا۔ اس صحابی نے یہ کہا۔ اور کفار کے

لشکر میں گھس گئے

مسلمانوں کا لشکر اس وقت پراگندہ ہو چکا تھا۔ اور وہ اکیلے تھے۔ یہ تو صحیح ہے کہ انہوں نے مارا جانا تھا۔ اور وہ مارے بھی گئے۔ لیکن دیکھنے والی بات یہ ہے۔ کہ وہ مارے کس طرح گئے۔ جب مسلمان لشکر دوبارہ اکٹھا ہو گیا۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سے لاشوں کو ہٹایا گیا۔ تو معلوم ہوا کہ آپؐ زندہ ہیں۔ آپؐ کو جب ہوش آیا۔ اور خدا تعالیٰ نے اسلام کو دوبارہ فتح دی۔ تو آپ نے حکم دیا۔ کہ شہداء کی لاشیں جمع کی جائیں۔ اور لاشیں تو مل گئیں۔ لیکن اس صحابی کی نعش نہ ملی۔ صحابہؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ باقی سب لاشیں مل گئی ہیں۔ لیکن فلاں صحابیؓ کی لاش نہیں ملی۔ آپ نے فرمایا۔ دوبارہ تلاش کرو۔ چنانچہ صحابہؓ پھر گئے۔ اور اس دفعہ ان کی بہن کو بھی اپنے ساتھ لے گئے۔ کہ شاید وہ بہت زیادہ کٹ گئے ہوں۔ تو کسی نشان کے ذریعہ انہیں پہچان لیا جائے۔ ایک جگہ پر اُن کی انگلی پائی گئی۔ جسے اُن کی بہن نے پہچان لیا۔ اور کہا۔ یہ میرے بھائی کی انگلی ہے۔ مزید تلاش کرنے پر مختلف جگہوں سے اُن کی لاش کے ۷۰ ٹکڑے ملے۔ گویا انہوں نے اتنی بے جگری سے لڑائی کی۔ کہ مارنے والے مارتے چلے گئے۔ اُن کا ریزہ ریزہ کٹتا گیا۔ لیکن اُن کی تلوار چلتی رہی۔ مرنے والا مر گیا۔ لیکن اس شان سے مرا۔ لوگ کہتے ہیں کہ دنیا ہے آخرت۔ لیکن اس مخلص کے تو اس دنیا میں ہی ۷۰ ٹکڑے ہو گئے۔ اور وہ ثابت کر گیا۔ کہ اپنی زندگی میں وہ جو کہا کرتا تھا۔ وہ محض فخر نہیں تھا۔ تعلّی نہیں تھی۔ بلکہ وہ

ایک سچائی تھی

یہاں تک کہ عرش سے خدا تعالیٰ نے کہا۔ فمنھم من قضیٰ نحبہٗ ومنھم من ینتظر یعنی بے شک بدر کے موقعہ پر بعض صحابہ نے نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا ہے۔ لیکن کچھ صحابہؓ ایسے بھی تھے جو اس انتظار میں تھے۔ کہ انہیں موقعہ ملے تو وہ جان تک قربان کر دیں۔ بظاہر معلوم ہوتا تھا۔ کہ یہ کمزوری کی علامت ہے۔ لیکن وما بدّلوا تبدیلا انہوں نے جو کچھ کہا تھا۔ اُسے پورا بھی کر دکھایا۔ پس مومن کی علامت تو یہ ہوا کرتی ہے۔ کہ وہ ہر وقت قربانی کے مواقع کی تلاش میں رہتا ہے۔ جیسے چڑیاں دانے کی تلاش میں رہتی ہیں۔ اسی طرح مومن قربانی کے راستوں کی تلاش میں رہتا ہے۔ وہ رستے تلاش کرنے سے گھبراتا نہیں۔ بلکہ رستہ مٹ جاتا ہے۔ تو گھبراتا ہے۔ خالدؓ بن ولید سے مسلمانوں کا بچہ بچہ واقف ہے۔ وہ جب فوت ہونے لگے۔ تو ان کے ایک دوست ان کے پاس گئے۔ وہ رو رہے تھے۔ آپ کے اس دوست نے کہا۔ خالدؓ مرنا تو سب نے ہے۔ پھر تم کیوں رو رہے ہو۔ خالدؓ نے کہا۔ تم بھی میری طبیعت کو نہیں سمجھے۔ میں اس وجہ سے نہیں روتا۔ کہ میں موت سے ڈرتا ہوں۔ بلکہ میں اس وجہ سے روتا ہوں۔ کہ میں نے شہادت کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ لیکن مجھے شہادت نصیب نہ ہوئی۔ اور میں بستر پر مر رہا ہوں۔ میری ٹانگوں سے کپڑا اٹھاؤ۔ اور دیکھو کہ کیا کوئی ایسی جگہ ہے۔ جہاں تلوار کا زخم نہیں۔ اُنہوں نے ٹانگوں پر سے کپڑا اٹھایا۔ اور رانوں تک لے گئے۔ اور کہا خالدؓ یہاں کوئی ایسی جگہ نظر نہیں آتی۔ جہاں تلوار کا زخم نہ ہو۔ پھر انہوں نے اپنا سینہ دکھایا۔ بازو دکھائے۔ پیٹھ دکھائی۔ لیکن وہاں بھی کوئی ایسی جگہ نہ تھی۔ جہاں تلوار کا زخم نہ ہو۔ خالدؓ کہنے لگے۔ کیا اب تم سمجھ سکتے ہو۔ کہ میں نے کوئی ایسا موقعہ جانے دیا ہے کہ جب دشمن کا وار اپنے اوپر نہ لیا ہو۔ میں

خطرناک سے خطرناک جگہ

پڑ گیا۔ تا کسی طرح شہادت نصیب ہو۔ میرے جسم کی ہر جگہ اس بات کی گواہی دے رہی ہے۔ کہ مجھے شہادت کا انتہائی شوق تھا۔ لیکن پھر بھی میں بستر پر مر رہا ہوں۔ پتہ نہیں۔ میری وہ کونسی شامت اعمال تھی۔ جس نے مجھے اس سے محروم رکھا۔ دیکھو یہ اُس شخص کی حالت ہے۔ جو مسلمانوں میں نمونہ کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔ جس کے حالات زندگی پڑھ کر مسلمان نوجوانوں کا خون جوش مارنے لگ جاتا ہے۔ وہ اتنی قربانی کے بعد رو رہا ہے۔ کہ اسے شہادت کا موقعہ نہیں ملا۔ پھر تم دس اور ۱۹ انیس سال کا سوال کیسے کر سکتے ہو۔ یہ تو زندگی اور موت کا سوال ہے۔ یہ کام انسان کی زندگی سے شروع ہوتا ہے اور اس کی موت پر ختم ہوتا ہے۔ تم اچھی طرح سمجھ لو۔ کہ یہ تعجب کی بات نہیں۔ کہ دس سے ۱۹ انیس کیسے ہو گئے۔ اور پھر ۱۹ انیس سے ہمیشہ کیسے ہو گیا۔ بلکہ تعجب کی یہ بات ہے۔ کہ میرے جیسا آدمی جس نے قرآن کریم کا گہرا مطالعہ کیا ہے۔ اس کی زبان دس یا ۱۹ انیس کہتے ہوئے کانپ کیوں نہ گئی اس نے یہ کیوں سمجھ لیا۔ کہ تبلیغ اسلام دس یا ۱۹ انیس سال کا کام ہے۔ تم اچھی طرح سمجھ لو کہ یہ تعجب کی بات نہیں۔ کہ دس یا ۱۹ انیس سال کے لئے قربانی کرنے کو کیوں کہا گیا۔ بلکہ تعجب کی یہ بات ہے کہ جب میں نے

دس یا انیس کہا

تو تم بولے کیوں نہیں۔ کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں اور پھر آپ یہ کہتے ہیں۔ کہ نماز ہمیشہ کے لئے ہے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنا ہمیشہ کے لئے ہے۔ لیکن اوپر آپ کہتے ہیں۔ کہ تم دس یا انیس سال کے لئے قربانی کرو۔ حیرت کی یہ بات نہیں۔ کہ تحریک جدید کو ۱۹ انیس سال کی بجائے موت تک کیوں وسیع کر دیا گیا ہے۔ بلکہ حیرت کی یہ بات ہے۔ کہ میرے جیسے جرنیل اور تمہارے جیسے سپاہیوں کی موجودگی میں یہ بات کہی گئی ہے لیکن نہ میں بولا اور نہ تم بولے۔ پس یہ کوئی عجوبہ نہیں۔ کہ تین کی بجائے دس کیوں کہا گیا۔ یا دس کی بجائے ۱۹ انیس اور ۱۹ انیس کی بجائے اسے موت تک کیوں بڑھا دیا گیا۔ مومن قربانی کرتے چلے جاتے ہیں۔ وہ جب مریں گے۔ یہ کہتے ہوئے مریں گے۔ کہ کاش ہمیں فلاں قربانی کرنے کا بھی موقعہ مل جاتا۔

اشاعت لٹریچر

سلسلہ کے لٹریچر کی اشاعت کرنا بھی تبلیغ میں شامل ہے۔ خدام الاحمدیہ اس غرض کے لئے سلسلہ کا لٹریچر بغرض اشاعت دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے حاصل کریں۔ جہاں یہ ضروری ہے۔ کہ آپ خود سلسلہ کا لٹریچر خریدیں۔ وہاں آپ کو اس بات کی بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ہمارے دوسرے بھائی بھی سلسلہ کا لٹریچر خریدیں اور پڑھیں۔

(I) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل کتب ہمارے ہاں سے مل سکتی ہیں۔

(۱) تحفہ گولڑویہ قیمت ۳/-
(۲) نزول المسیح " ۲/۸/-
(۳) براہین احمدیہ قیمت درمیانہ کاغذ ۲/۱۲/-
" " مجلد ۳/۸/-
" " اعلیٰ کاغذ ۳/۴/-
" " مجلد ۴/۰/-
(۴) حقیقۃ الوحی درمیانہ کاغذ -/۶ مجلد ۷/-
(۵) کشتی نوح قیمت -/۱۰ مجلد -/۱۲/-

II حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مندرجہ ذیل کتب مل سکتی ہیں۔

تفسیر کبیر پارہ اول ۹ رکوع قیمت ۶/۸/-
" پارہ عم حصہ سوم " ۶/۸/-
دعوت الامیر قیمت -/۳ مجلد ۳/۱۲/-
اسلام اور ملکیت زمین مجلد قیمت ۲/۸/-

احراری قرآن چھوڑ کر بھاگ نکلے

احراری اپنی کانفرنسوں میں اپنے مخصوص عقائد (۱) دو ہزار برس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر چڑھ جانے (۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جگہ کسی مخالف کے صلیب دیئے جانے (۳) مفتری علی اللہ کے قطع وتین سے بچ رہنے (۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی اور اطاعت میں بھی امتی نبوت سے خیر الامم کے محروم رہنے کو قرآن پاک سے نہ پیش کر سکتے نہ ثابت کر سکتے ہیں۔ اور ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجورا کے مصداق بن چکے ہیں۔ احمدی جماعت ہی قرآن پاک کو تمام دنیا میں پھیلانے کے لئے مامور ہوئی ہے۔ ہر احمدی قاعدہ یسرنا القرآن ربوہ سے منگوا کر پڑھے۔ اور پڑھائے جو قرآن مجید ناظرہ پڑھنے کے لئے علمی دنیا میں حیرت انگیز کارنامہ ہے۔

قرآن مجید کے ترجمہ کا نصاب چار آنہ ماہوار پر حاصل کریں :- "دفتر لیسرنا القرآن ربوہ"

III حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی کتب
سیرۃ خاتم النبیین حصہ اول قیمت -/-/۵
" حصہ دوم " -/۶
" سوم " ۲/۸
چالیس جواہر پارے " -/۱۲/-
VI قرآن کریم کی انگریزی تفسیر
حصہ اول دس پارے -/۲۵
" دوم پانچ " -/-/۱۵
قرآن کریم کی انگریزی تفسیر کا دیباچہ -/۶
V - دیگر کتب
اصحاب احمد بے جلد -/۳ مجلد -/۱۲/۳
(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درثمین فارسی مترجم!

درثمین فارسی اپنی حلاوت و لطافت صدق محبت جذب و غوص عشق الٰہی اور حب رسول کے اشعار میں اپنی نظیر نہیں رکھتی۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل رضی اللہ عنہ نے ۱۹۴۳ء میں درثمین فارسی کا سلیس اردو میں ترجمہ کیا۔ جو نہایت نفاست کے ساتھ اب پہلی مرتبہ لاہور آرٹ پریس انارکلی لاہور میں چھپ کر شائع ہوا ہے۔ اصل فارسی بھی ساتھ ہے صفحات قریبًا ۴۰۰ قیمت تین روپے علاوہ محصول ڈاک

منیجر حالی بکڈپو بلڈنگ ۱۵/۱ انارکلی لاہور

اکسیر شباب

قوت مردمی کو سنبھال رکھنے والی اور اعصاب کو مضبوط کرنے والی بے نظیر دوا۔ قیمت مکمل کورس ایک ماہ بارہ روپے -/-/۱۲ روپے

سرمہ ممیرا خاص

جملہ امراض چشم کیلئے بے نظیر علاج مثلاً ککرے کمزوری نظر۔ پانی کا بہنا۔ آنکھوں کی سرخی خارش اور دھند کے لئے مفید ہے۔ فی تولہ -/۳ ۶ ماشہ ۱۰/۱ ۳ ماشہ ۱۵/

تریاق کبیر

(گھر کا ڈاکٹر) ہر بیماری کا فوری علاج امرت دھارا سے بھی زیادہ مفید قیمت فی تولہ دو روپے -/۲ چھ ماشہ ۱۲/۱ ۳ ماشہ ۱۰ آنے

حبوب جوانی

مادہ حیوانیہ کے کم ہو جانے کا تیر بہدف علاج۔ اکسیر شباب کے ساتھ اس کا استعمال بہت ہی مفید پڑتا ہے۔
قیمت مکمل کورس -/۴ روپے

ہمدرد نسواں (حب اٹھرا)

جن عورتوں کے حمل ضائع ہو جاتے ہوں۔ یا بچے بچپن میں فوت ہو جائیں۔ ان کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ قیمت مکمل کورس -/۹ روپے

تریاق سل

یہ دوا سل کے مادہ کو دور کرنے کے لئے اکسیر کا کام دیتی ہے۔ بہت سے احباب اس کے استعمال سے صحتیاب ہو چکے ہیں قیمت ایک ماہ -/۱۲/۵ روپیہ

حب جند

اعصابی کمزوریوں، دماغی عوارض۔ مالیخولیا نیند کا اڑ جانا۔ دل پر خوف کا طاری رہنا ہر کے چکر آنے اور ہسٹیریا کا واحد علاج
قیمت ۲۰۰ گولیاں پچیس ۲۵ روپے

شباکن

ملیریا کی بہترین دوائی۔ تلی اور جگر کی اصلاح کرتی ہے۔
قیمت ننانوے قرص -/۱ روپیہ

شفائی

شباکن کے ساتھ اس کا استعمال ملیریا کے پرانے بخاروں کو جڑ سے اکھاڑ دیتا ہے۔ قیمت پچاس گولیاں دو روپے -/-/۲ روپیہ

ملنے کا پتہ :- دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ

تلاش گمشدہ

مکان مارٹن روڈ نمبر ۱/۱۴ دوکان موتی مسجد مسمی پاک بک سٹال اینڈ جنرل اسٹورز کراچی ۵ سے مسمی اصغر علی ولد امیر علی عمر ۱۶ سال ۱۳ نومبر ۱۹۵۱ء دن کے گیارہ بجے سے غائب ہے

حلیہ:- رنگ سانولا۔ انگریزی بال ننگے سر گلے میں سفید ریشمی مفلر قمیص سفید پوری آستینوں کی پتلون کھدر کریپ کی قدرے سفید۔ فل بوٹ کالے رنگ کے موزے سفید پہنے ہوئے ہے تعلیم نویں جماعت تک پڑھا ہوا ہے۔ اگر اصغر علی خود پڑھے۔ تو فوراً گھر واپس آجائے یا کم از کم خط خیریت فوراً تحریر کرے۔ سب گھر والے اور اس کے والد بے حد پریشان ہیں اگر کسی صاحب کو ملے۔ تو پتہ ذیل پر پہنچا دیں۔ عین نوازش ہوگی۔ اور سفر خرچ برداشت کروں گا۔
مارٹن روڈ نمبر ۱/۱۴ امیر علی بقلم خود کراچی ۵

لبوب کبیر

موسم سرما کا طاقت بخش تحفہ۔ نصف پاؤ گیارہ روپے ایک پاؤ -/۲۰ روپے
نوجام عشق پرنسخہ کلاں :- مردانہ طاقت کی خاص دوا ایک ماہ کورس چودہ ۱۴ روپے
حب ہمزا دیسید مقوی اعضا۔ جنرل ٹانک۔ جوڑوں اور کمر کے درد کی خاص دوا۔ قیمت فی شیشی پانچ روپے۔ چھوٹی شیشی تین روپے
طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس نمبر ۶۹ لاہور

جلسہ سالانہ کی تقریب پر
حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کے شاگرد خاص
حکیم نظام جان صاحب
کی تیار کردہ

حب اٹھرا رجسٹرڈ

اور دیگر ادویات مقررہ قیمتوں پر ملنے کے پتے
(۱) سید جلال الدین سیلونی ربوہ ضلع جھنگ
(۲) سٹال میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

دونوں جہان میں فلاح پانے کی راہ!

مفرّحت

کارخانہ ذیل:- عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

آپکی قیمت اخبار دسمبر ۱۹۵۱ء میں ختم ہے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جلد ارسال فرمائیں۔ کہ اخبار باقاعدہ ارسال خدمت ہو سکے۔ جن احباب کی قیمت اخبار ۳۱ دسمبر ۱۹۵۱ء کو ختم ہو رہی ہے۔ اگر ان کی طرف سے قیمت دسمبر کے اندر اندر موصول نہ ہوگی۔ ان کی خدمت میں اخبار روانہ نہیں ہو سکے گا۔

کئی احباب جلسہ سالانہ کے موقعہ پر رقم ادا کرنے کا وعدہ فرما لیتے ہیں ـــــ جلسہ کے موقعہ پر اگر انہوں نے رقم ادا نہ کی۔ اور دفتر میں رقم وصول نہ ہوئی۔ تو پرچہ نہ پہنچنے کی شکایت درست نہ سمجھی جائے گی۔

جوہری برادرز

جواہرات سونا اور چاندی کی خرید و فروخت کے وقت ہمارے احمدی بھائیوں کی خدمات حاصل کریں!
میسرز خدا بخش فضل الٰہی صراف
متصل چوک کسیرا سوہا بازار لاہور

درخواست دعا:- میرا بھائی عزیزم خورشید احمد تبسم عام طور پر بیمار رہتا ہے۔ احباب عزیز مذکور کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرماویں۔
(حمید احمد نعیم رتن باغ ـــــ لاہور)

ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے وقت الفضل کا حوالہ دیں

تریاق اٹھرا۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے۔ دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

قربانی و ایثار کی اعلیٰ مثال قائم کئے بغیر دنیا میں مسلمان کھوئی ہوئی عظمت کبھی حاصل نہیں کر سکتے

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم الشان پبلک جلسہ میں گورنر پنجاب عزت مآب اسمٰعیل ابراہیم چندریگر کی تقریر

لاہور ۱۳ دسمبر گورنر پنجاب عزت مآب اسمٰعیل ابراہیم چندریگر نے کل یہاں سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک عظیم الشان پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ جب تک مسلمان نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسلام کی خاطر تکلیفیں اٹھانے اور اس راہ میں قربانی و ایثار سے کام لینے کی ایک اعلیٰ مثال قائم نہیں کریں گے انہیں قرون اولےٰ کی کھوئی ہوئی عظمت کبھی حاصل نہیں ہو گی۔ آپ نے فرمایا یہ بات قانون قدرت کے خلاف ہے کہ دین و دنیا میں مشقت اٹھائے بغیر انسان کو نائز المرامی نصیب ہو جائے۔ اگر ایسا ہوتا تو خدا تعالےٰ کے برگزیدہ نبیوں اور خود سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کو بے پناہ مصائب اور سخت مشکلات کا سامنا کبھی نہ کرنا پڑتا اور آپ اول دن ہی سے کسی قسم کی قربانی کئے بغیر ترقی کرتے چلے جاتے۔

یہ عظیم الشان جلسہ گول باغ میں خود عزت مآب گورنر پنجاب کی صدارت میں حکومت کے اپنے اہتمام کے تحت منعقد ہوا تھا۔ اس میں دیگر مقررین کے علاوہ پاکستان میں سعودی عرب کے مدار المہام سید نواد الخطیب نے بھی عربی زبان میں سیرۃ کے موضوع پر تقریر کی۔ نیز ایرانی سفیر کی تحریر کردہ تقریر کا اردو ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا گیا۔ دیگر مقررین میں جنہوں نے دنیا کے محسن اعظم صلے اللہ علیہ وسلم کو خراج عقیدت پیش کیا۔ مولانا ابن حسن رضوی اور مولوی محمد بخش مسلم بھی شامل تھے۔

مشعل راہ

دوران تقریر میں عزت مآب نے اس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ قرآن جیسی آسمانی کتاب موجود ہونے کے باوجود آخر دنیا میں مسلمان کیوں کمزور اور مغلوب ہیں۔ فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے قرآن پر عمل پیرا ہونے کی بجائے تن آسانی کی راہ اختیار کی۔ خدا تعالےٰ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہم کو یہ سبق دیا تھا کہ دنیا میں تکلیف سہے بغیر کامیابی ممکن نہیں۔ ہم نے اس سبق کو بھلا دیا نتیجہ یہ ہے کہ آج ہم حدیث نبوی کے عین مطابق کثرت میں ہونے کے باوجود سیلاب کی جھاگ کی طرح ہیں اور دشمن کے دلوں میں ہماری ہیبت اور ہمارا خوف کافور ہو چکا ہے اور ہم جن کے اجداد نے شوق جہاد میں اپنی جانیں خدا تعالےٰ کی راہ میں بے دریغ قربان کی تھیں آج موت کے نام سے لرزتے ہیں۔ پس اگر ہم اپنے آپ کو قرون اولےٰ کے مسلمانوں کا صحیح جانشین بنانا چاہتے ہیں تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن پر عمل کریں اور نبی کریم کی زندگی کو ہر معاملے میں اپنے لئے مشعل راہ بنائیں

بعثت کا مقصد

مولانا ابن حسن رضوی نے اپنی تقریر میں سورۃ جمعہ کی آیات سے استنباط کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا صرف یہی کام نہیں تھا کہ آپ خدا تعالےٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچا دیں . . . .

اور اس کی آیات لوگوں کو سنا دیں اگر آپ کی بعثت کا یہی مقصد ہوتا تو پھر یہ کام خدا تعالےٰ آپ کی وساطت کی بجائے کسی اور ذریعہ سے بھی لے سکتا تھا آج نشر و اشاعت کے انسانوں نے بڑے بڑے عجیب و غریب ذرائع ایجاد کئے ہوئے ہیں ان میں سے ایک ریڈیو بھی ہے۔ گھر بیٹھے لوگوں تک باتیں پہنچتی رہتی ہیں۔ اگر خدا کا مقصد بھی صرف لوگوں تک اپنا پیغام پہنچانا ہوتا تو وہ بھی کسی آسمانی اور روحانی ریڈیو سٹیشن کے ذریعہ اپنی مخلوق کو خود مخاطب کر سکتا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ آیات سنانے سے بڑھ کر جو کام نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سپرد تھا وہ تزکیہ نفوس اور کتاب کا علم سکھانے سے تعلق رکھتا ہے خدا تعالےٰ چاہتا تھا کہ جو پیغام میں نے رسول کریم کے ذریعہ لوگوں کو دیا ہے نبی کریم صلعم خود اس پر عمل کر کے دکھا دیں اور اپنے عملی نمونہ اور ذاتی فیضان کے ذریعہ صحابہؓ کے قلوب کو یکسر بدل دیں۔ اور پھر ان کے ذریعہ تمام کا تمام ماحول بھی بدلتا چلا جائے۔ پس دنیا کے سامنے عمل کے لحاظ سے بہترین نمونہ پیش کرنے کیلئے خدا تعالےٰ نے اپنے پیارے رسول اکرمؐ کو ہر قسم کے حالات میں سے گذارا اور اس امر کو برداشت کیا کہ نبیوں کا سردار دکھ سہے اور مصائب اٹھائے اور مشکل ترین حالات میں بھی نہایت کامیاب زندگی بسر کر کے دنیا کے سامنے اسوہ حسنہ پیش کرے

تزکیہ نفوس

آپ نے اس امر کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کسی قانون کا موجود ہونا چنداں فائدہ نہیں دے سکتا . . . . تاوقتیکہ اس قانون یا دستور کی روح کو سمجھنے والے اور اس پر عمل کر کے دکھانے والے موجود نہ ہوں۔ وہ برگزیدہ لوگ جو خدائی قانون کی روح کو سمجھتے ہیں۔ وہ لوگوں کے دلوں کی کیفیت بدلنے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں۔ ان کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا پیغام ہی لوگوں تک نہیں پہنچتا۔ بلکہ لوگوں کو علم بھی دیا جاتا ہے۔

اور ان کے نفوس کا تزکیہ بھی ہوتا ہے۔ پس آج محض رسمی طور پر سیرت کے جلسے منعقد کرنے اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سوانح بیان کرنے سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ ضروری ہے کہ ہم یہ دیکھیں کہ آیا تزکیہ نفس اور کتاب کے علم میں سے بھی ہمیں حصہ مل رہا ہے یا نہیں۔ اور ہم خدا تعالےٰ کے پیغام پر صدق دل سے عمل پیرا ہیں یا نہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم صحیح معنوں میں میلاد النبیؐ کی تقریب منائیں۔ اور اپنے دلوں کو بدلنے کی کوشش کریں۔ تمام تفرقے چھوڑ دیں۔ اور مرکز توحید پر جمع ہو جائیں اسی میں ہماری نجات اور کامیابی کا راز پنہاں ہے۔

مولوی محمد بخش صاحب مسلم اور حجاز و ایران کے معزز سفیروں نے بھی اپنی اپنی تقریروں میں سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اور اسلام کے زریں اصولوں کو عملی جامہ پہنانے کی اہمیت واضح کی۔ (از اسٹاف رپورٹر)

پچھلے دنوں چودھری ظفر اللہ خاں جنرل اسمبلی کے ٹیلیفون کے کمروں میں نمازیں ادا کرتے رہے

کراچی ۱۳ دسمبر ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ پاکستان کے وزیر خارجہ آنریبل چودھری محمد ظفر اللہ خاں ایکسیلنسی اور پیرس میں ظہر اور عصر کی نمازیں ان عارضی سائبانوں یا چھوٹے چھوٹے کمروں میں ادا کرتے رہے ہیں جو ٹیلیفون وغیرہ کیلئے مخصوص ہوتے ہیں اس امر کا انکشاف پچھلے دنوں اقوام متحدہ کے نامہ نگاروں کی ایسوسی ایشن کے ایک اجلاس میں ہوا۔

نامہ نگاروں کی اس میٹنگ میں چودھری صاحب موصوف سے سوال کیا گیا۔ " اقوام متحدہ کے موجودہ اسمبلی ہال میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے نمائندوں کے لئے ایک علیحدہ کمرہ مخصوص کیا گیا ہے۔ جہاں وہ اپنے اپنے طریق کے مطابق ذکر الٰہی کر سکیں۔ کیا آپ ایک مسلمان ہونے کی حیثیت میں ایک علیحدہ کمرے کی تعیین کا خیر مقدم کرتے ہیں؟"

آپ نے فرمایا "یقیناً! میں تو پہلے ہی سے ایک ایسا کمرہ ڈھونڈ نکالتا رہا ہوں کہ جہاں میں دن کے وقت نمازیں ادا کر سکوں۔ موجودہ کمرہ مخصوص ہونے کے بعد سے مجھے سہولت میسر آگئی ہے۔ نمازیں میں پہلے بھی ادا کرتا تھا لیکن اس غرض کیلئے مجھے بسا اوقات ٹیلیفون وغیرہ کے عارضی سائبانوں کے کونے کھدرے ہی میں جانا پڑتا تھا"

وصولی ۱۲ دسمبر ۱۹۵۱ء

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی قیادت کا انتخاب

مورخہ ۱۴ دسمبر بروز جمعہ بعد نماز جمعہ جناب شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی نگرانی میں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی قیادت کا سالانہ انتخاب مسجد احمدیہ میں ہوگا۔ لہٰذا نماز جمعہ کے بعد تمام خدام ٹھہرے رہیں۔ اور بلا اجازت مسجد سے تشریف نہ لے جائیں۔

خورشید احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور